REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

جلد ۲۶   شمارہ ۴۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. Pin 143516.

۸ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ   ۲۰ اخاء ۱۳۵۶ ہش   ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۹ اکتوبر ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع محترمہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ و صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ آج صبح پونے نو بجے پاسپورٹ پر پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں قائم مقام ناظر اعلیٰ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور قائم مقام امیر مقامی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مقرر ہوئے ہیں ٭

لکھنؤ میں
جماعتِ احمدیہ اُتر پردیش کی گیارھویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد
اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے پُرکیف نظارے
ٹیلی ویژن، ریڈیو اور پریس کا بھرپور تعاون

ریورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل صدر مجلس استقبالیہ اُتر پردیش کانفرنس لکھنؤ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس ۲، ۳ اخاء بمطابق ۲، ۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو غیر معمولی حالات میں شہر کے بارونق، تاریخی اور مرکزی مقام امین الدولہ پارک میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور پیغام، حضرت صاحبزادہ صاحب کا ورودِ مسعود، جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی تشریف آوری اور حیدرآباد سے نمائندہ وفد کی شمولیت اس کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے خصوصی اجزاء ہیں۔

گذشتہ کئی برسوں سے جماعتِ احمدیہ اُتر پردیش عزم و ہمت اور قربانی کا ایمان افروز مظاہرہ کرتے ہوئے ہر سال صوبہ کے کسی اہم شہر میں کانفرنس منعقد کرتی ہے۔ اس سال جناب سیٹھ بشیر احمد صاحب کی خواہش پر لکھنؤ میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ کانفرنس کے ضروری انتظامات کے لئے ایک دورہ مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی سیکرٹری کانفرنس نے اور متعدد دورے خاکسار نے لکھنؤ کے کئے۔ سب سے اہم سوال کانفرنس کے جائے انعقاد کے تعین کا تھا کیونکہ گنگا پرشاد میموریل ہال جس میں ہماری گذشتہ کانفرنس اور جلسے منعقد ہوا کرتے تھے ان دنوں زیرِ مرمت تھا۔ اور بھی متعدد مقامات دیکھے گئے۔ مگر کوئی بھی مناسب حال دکھائی نہ دیا۔ گویا اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ دکھائی دے رہی تھی کہ ہم اپنی کانفرنس لکھنؤ کے ایک اہم اور کھلے ہوئے مقام امین الدولہ پارک میں منعقد کریں جہاں شہر کے بڑے بڑے سیاسی اور مذہبی جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ اور جہاں ایک بلند اور خوبصورت اسٹیج بھی موجود ہے۔ شیعہ سُنی تناؤ تو بہت روز سے شہر میں چل رہا تھا۔ اس لئے کانفرنس کے انعقاد، منظوریٔ پارک اور اجازتِ لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کے لئے کارروائیاں بہت پہلے سے شروع کر دی گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور کسی طرح کے حالات ہماری ان کوششوں میں رکاوٹ نہ بنے۔ اور جملہ اُمور بآسانی انجام پا گئے۔

۲۸ ستمبر کو لکھنؤ میں نہایت خطرناک شیعہ سُنی فساد ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں جانی مالی نقصان بھی بہت ہوا۔ انتظامی نقطۂ نگاہ سے سرکاری طور پر شہر کے بہت بڑے حصّہ پر کرفیو نافذ ہو گیا۔ محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب اور صدر جماعت حاجی عبد القیوم صاحب اور مقامی احبابِ جماعت پریشان ہوئے کہ ان حالات میں کانفرنس کس طرح منعقد ہو گی۔ ۲۹ کو کانپور میں بھی خطرناک شیعہ سُنی فساد ہو گیا۔ یہاں بھی مختلف علاقوں میں کرفیو نافذ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے مقامات پر بھی یہی فضا پیدا ہو گئی۔ بایں ہمہ مقامی حالات کے پیشِ نظر نہایت درجہ حزم و احتیاط کے ساتھ جملہ انتظامات کئے جانے ضروری تھے۔ چنانچہ پولیس کی ہدایات کی روشنی میں باہمی مشورہ کے بعد یہی فیصلہ کیا گیا کہ چونکہ کانفرنس کے لئے سرکاری اجازت ہمیں مل چکی ہوئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کانفرنس کے دیگر انتظامات کئے جانے چاہئیں۔ چنانچہ کانپور کے احبابِ جماعت کے پاس ایک احمدی دوست کو اس کی اطلاع کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا۔ ۳۰ ستمبر کو مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ تشریف لے آئے۔ مقامی احبابِ جماعت نے ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اور گلپوشی کی گئی۔ اسی موقعہ پر حیدرآباد سے جناب الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیرِ قیادت چھ افراد پر مشتمل وفد پہنچ گیا۔ جس کا استقبال ریلوے اسٹیشن پر کیا گیا۔ اور گلپوشی ہوئی۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی تشریف آوری سے مفید مشورے ملے۔ حکّامِ شہر بھی پریشان تھے کہ ان حالات میں کانفرنس کس مقام پر منعقد ہو یا اسے ملتوی کر دیا جائے۔ اور اگر منعقد ہو تو کسی بند ہال میں ہو اور امین الدولہ پارک سے کچھ ہٹ کر ہو۔ کیونکہ جلسہ گاہ کی پشت پر سے ہی کرفیو کا نفاذ ہو رہا تھا۔ یا پھر اسٹیج سے بہت آگے بڑھ کر مختصر طور پر کانفرنس کا انعقاد ہو جائے۔ ہم لوگ بھی یہ بات طے کر چکے تھے کہ کانفرنس کا وقت بدل دیا جائے۔ اور یہ کانفرنس دن میں ہی منعقد ہو تاکہ رات کے اندھیرے میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آ جائے۔ یو۔پی کی جماعتوں سے تشریف لانے والے نمائندگان

(آگے دیکھئے صفحہ ۹ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرماویں۔

جن احباب کے پاسپورٹ ہوں ان کے لئے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ کے رُوحانی اجتماع میں بھی شامل ہونے کا بہترین موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ اخاء ۱۳۵۶ ہجری شمسی

کیا اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدۂ الٰہی اب باقی نہیں رہا؟

(۲)

گزشتہ اشاعت میں ہم، مولانا وحید الدین خاں صاحب کے اس خیال کی با دلائل تردید کر چکے ہیں کہ "اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدۂ الٰہی اب باقی نہیں رہا؟" اور واضح کر چکے ہیں نہ صرف یہ کہ ایسا وعدۂ الٰہی برقرار ہے بلکہ اس کے ایفاء کے جلوے ہر زمانہ میں مشاہدہ کئے جاتے رہے ہیں۔ ہم تفصیلاً بتا چکے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب معجزاتِ عظیمہ ہیں۔ اوّل نمبر پر اللہ تعالےٰ نے قرآن عظیم کی شکل میں آپ کو ایک ایسا زندہ جاوید معجزہ عطا فرمایا جو ہر وقت تر و تازہ اور نو بہ نو معجزاتی تائیدات کے کرشموں سے بھرپور ہے۔ اسی طرح دوسرے نمبر پر ہم نے اُس عظیم القدر نصرتِ باری کا ذکر کیا تھا جو اسلام کے یوم تاسیس سے لے کر اب تک مختلف النوع ایمان افروز صورتوں میں منکرین کو دعوتِ اسلامی کے حق میں معجزاتی تائید کے جلوے دکھاتی رہی ہے۔ اور یہ سلسلہ بھی قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ اگر فی زمانہ نام کے مسلمان ایسی تائیدات سے محروم ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اسلام کے لئے ایسی معجزاتی تائید جاتی رہی ہے بلکہ حقیقت وہی ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک بزرگ فرما چکے ہیں کہ ؎

ساغرِ حُسن تو پُر ہے کوئی میخوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو

اور آج کی صحبت میں تیسرے نمبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نوع کی معجزاتی تائید کا ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ ایسی تائیدِ الٰہی ہے جس کا بیان وَ اللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کے قرآنی الفاظ میں ہوا ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں معجزات کی اس تیسری قسم کو قسم اوّل کے معجزات میں شمار کیا جانا زیادہ قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصی زندگی میں ہوا۔ لیکن اس وجہ سے کہ ان سے حاصل شدہ نتائج خاص وقت کی حدود سے نکل کر تاریخ عالم کا ناقابلِ انکار حصہ بن چکے ہیں اس لئے ہم نے اس کا شمار معجزات کی دوسری قسم میں ہی کرنا ضروری جانا ہے۔ وجہ یہ کہ حضورؐ کے وعدے کے بعد سے قیامت تک کا ایک ایک دن بلکہ دن کی ایک ایک ساعت جو بھی گزرتی ہے اس طور پر بجائے خود زندہ معجزہ بن جاتی ہے کہ مخالفین کی طرف سے آپ کو ہلاک کرنے اور آپ کے مشن کو ناکام بنانے میں کوئی بھی کسر اُٹھا نہیں رکھی گئی۔ ہر ایسے خطرناک منصوبے کے وقت یہ حفاظتِ الٰہیہ ہی تھی جس نے معجزاتی تائید کے رنگ میں ظاہر ہو کر معاندین و مخالفین کے سبھی منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اگر خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے معجزانہ طور پر حضورؐ کی حفاظت نہ ہوتی تو آج اسلام نام کا نہ کوئی دین ہوتا اور نہ اس کی ایمان افروز تفصیلات کا کسی کو علم ہوتا۔ اسی لئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جنگِ بدر میں صحابہ کرامؓ کو دشمن کے سامنے صف آرا کر دیا تو ساتھ ہی بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہو کر یہی عرض کی کہ

اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض۔

اے اللہ! اگر تو نے اسلام کے جاں نثاروں کی اس چھوٹی سی جماعت کو دشمنوں کے ہاتھوں ہلاک کر دیا اور ان کی تائید میں تیرا کوئی اعجاز ظاہر نہ ہوا تو پھر زمین میں تیری عبادت کرنے والا بھی کوئی نہ رہے گا ۔۔۔!! تب دُنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح تین سو تیرہ نہتے مسلمان ایک ہزار کے مسلح دشمن پر فتح یاب ہو گئے۔۔!!

یاد رہے کہ اسلام کی حفاظت کے لئے ایسی معجزاتی تائید صرف جنگِ بدر ہی کے موقع پر ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ بلکہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ اسلام پر جب بھی ایسے پریشان کُن حالات آئے، یہ معجزاتی تائید ہی تھی جس نے ہر ایسے موقع پر اسلام کو معاندین کے مقابلہ میں سُرخرو فرمایا۔ چودہ سو سالہ لمبی اسلامی تاریخ میں بیسیوں ایمان افروز واقعات ملتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ علماء کہلانے والے حضرات ان واقعات سے کیونکر صرفِ نظر کر جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ معجزاتی تائید کا وعدہ باقی نہیں رہا۔ حالانکہ جو حقیقت ہے وہ وہی ہے جسے امام مہدی نے فرمایا ؎

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ ❊ اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے
دُنیا میں اس کا ثانی شربت نہیں ہے کوئی ❊ پی لو اسی کو یارو آبِ بقا یہی ہے

۴۔ چوتھے نمبر پر معجزاتی تائید کے لئے قرآن کریم میں مذکورہ وعدۂ الٰہی مستحضر کر لیجئے جو سورۃ بقرہ میں طالوت اور جالوت کے واقعہ کے سلسلہ میں مومنوں کی زبانی حسبِ ذیل الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۔

(بقرہ آیت ۲۵۰)

(ترجمہ:- بارہا ایسا ہوا ہے کہ بہت سی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں)

اگرچہ یہ ایک عمومی وعدہ ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے مؤمنوں کے لئے معجزانہ سلوک کے بیان پر مشتمل ہے۔ لیکن قرآن کریم میں اس کا ذکر اس مقصد سے بھی ہوا ہے کہ ایسی معجزاتی تائیدات اسلام کے حق میں بھی عند الضرورت ظاہر ہوتی رہیں گی۔ ان کا دروازہ کبھی بند نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس ایسا دروازہ کھلا رہنے سے ہی اسلام کی شانِ امتیازی اور اُس کے زندہ اور باخدا دین ہونے کی دلیل بنتی ہے۔

۵۔ پانچویں نمبر پر جس عظیم معجزاتی تائید کا ذکر اس وقت ہم کرنا چاہتے ہیں وہ وعدۂ الٰہی ہے جس کا ذکر سورت القصص کے ابتداء میں بایں الفاظ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۔ (آیت ۶)

(یعنی ہم نے ارادہ کر رکھا ہے کہ جن لوگوں کو مُلک میں کمزور سمجھا گیا اُن پر خاص احسان کر کے اُنہیں سردار بنا دیں۔ اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث کر دیں) اگرچہ قرآن کریم میں یہ وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں فرعونیوں کے ظُلم و ستم کے مقابلہ میں ظاہری و باطنی انعاماتِ الٰہیہ سے نوازے جانے کے سیاق میں بیان ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا قرآن مجید میں ایسے بیانات کا ذکر سابقہ تاریخی واقعات کے بیان کے ساتھ ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بطور حتمی وعدے کے ہیں۔ چنانچہ اسلامی تاریخ غیر مبہم رنگ میں بتاتی ہے کہ وہی مسلمان جو ابتدائی زمانہ میں مخالفین اور معاندین کی نگاہ میں نہایت درجہ ضعیف اور بے وقعت تھے وہی بعد میں سردار بنے۔ اور بڑی بڑی حکومتیں اُن کے قبضہ میں آئیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو عظیم ظاہری شان و شوکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جس رنگ میں [illegible] ہوئی اس سے کسے انکار ہے؟ یہ سب اسلامی دعوت کے حق میں اُسی معجزاتی تائید کا کرشمہ تھا جس کا وعدہ سورت القصص کی مذکورہ آیتِ کریمہ میں ہوا ہے۔ اس واضح خارجی ثبوت کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدہ باقی نہیں رہا ہے؟

۶۔ تائیدی معجزات کے ناقابلِ انکار کرشموں کا مذکورہ تذکرہ تو اسلام کی جسمانی اور مادی فتوحات اور مسلمانوں کی ظاہری سیاسی حکومتوں کی شکل میں ظہور پذیر ہوا۔ اسی کے ساتھ اب اسلام کے لئے رُوحانی پہلو سے تائیدی معجزات کی بات قابلِ غور ہے جو حدیث کی مستند کتاب ابوداؤد میں حسبِ ذیل الفاظ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے اس حتمی وعدہ کا ذکر فرماتے ہیں جو آپؐ کی اُمت کے حق میں آپؐ سے کیا گیا۔ حضورؐ فرماتے ہیں :-

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا ۔ (اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص ضرور مبعوث کرتا رہے گا جو اِس اُمت کے بگڑے ہوئے دین کو سنوارتا رہے گا)

ابوداؤد کی اس حدیث کے ساتھ اگر آپ مشکوٰۃ شریف میں مذکور اُس لمبی حدیث کے مضمون کو مستحضر کریں جس میں حضورؐ نے بتایا کہ (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

لوگوں کو پیار اور محبت سے بتانا ضروری ہے کہ

(۱) خدا تعالیٰ کا برگزیدہ موعود جس کیلئے آپ چشم براہ تھے وہ قادیان کی سرزمین میں ظاہر ہو چکا!!

ہستی پیدا ہونے کے باوجود وہ زمین کے کناروں تک شہرت پاگیا ۔ ہر ملک اور ہر قوم کی سعید روحیں اسکی دعوت کو قبول کرتی جاتی ہیں!

(۲) خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ قریب سے قریب تر آرہا ہے ۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ

ہم اپنی قربانی، اپنے ایثار اور اپنی جدّوجہد کو انتہا تک پہنچا دیں — !!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اُتر پردیش کی گیارہویں سالانہ کانفرنس کیلئے روح پرور پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لکھنؤ میں منعقدہ جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی گیارہویں سالانہ کانفرنس کے لئے ربوہ سے جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا، وہ کانفرنس کے پہلے روز بتاریخ ۲ر اکتوبر پہلے اجلاس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔ احباب کے روحانی استفادہ کے لئے پیغام کا مکمل متن ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ———— (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

هو النّاصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

برادرانِ کرام!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی گیارہویں سالانہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ جس میں صوبے کی تمام جماعتوں کے احباب کے علاوہ مستورات بھی شریک ہو رہی ہیں۔ میں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں کو یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے سارے اجتماعات خالصۃً لِوَجْہِ اللّٰہِ ہوتے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اس لئے دعاؤں اور توجہ کے ساتھ ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایئے۔ اور تعاون، اطاعت، نظم و ضبط، سلامت روی اور بہبودیٔ خلائق کا ایسا بھرپور مظاہرہ کیجئے، جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔

ہم جس دور سے گذر رہے ہیں، وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اسلام کے ظہور پر چودہ سو سال گذر چکے ہیں۔ اور یہ صدی اب اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ لوگوں کو پیار اور محبت اور سچی دلسوزی و غمخواری سے یہ بتلانا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ موعود کے آنے کا جو وقت مقدر تھا، وہ تو گذر چکا۔ تم جس کے منتظر تھے، جس کے لئے چشم براہ تھے، جس سے ترقی و خوشحالی کی امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ اور جس کو آسمان سے اترتا دیکھنا چاہتے تھے، وہ تو قادیان کی سرزمین سے ظاہر ہو چکا۔ اور گور دیہہ میں پیدا ہونے کے باوجود وہ زمین کے کناروں تک شہرت پاگیا۔ اور ہر ملک اور ہر قوم کی سعید فطرت روحیں اس کی دعوت کو قبول کرتی جاتی ہیں۔ اب آسمان سے اترنے والے کا انتظار عبث ہے۔ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا۔ جو چاہتا ہے کہ خدا کی رضا اور جنت کی ابدی راحتوں کا وارث بنے، اس کے لئے ضروری ہے کہ خدائی ندا کو گوشِ ہوش سے سنے اور اسے دل و دماغ میں جگہ دے۔

یہ امر بھی سب مردوں اور عورتوں اور چھوٹوں اور بڑوں کے پیشِ نظر رہے۔ کہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ قریب سے قریب تر آچکا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ جب توحیدِ خالص کی ضیاء پاشیاں سارے معمورۂ عالم کو منور کر دیں گی۔ لیکن اس ساعتِ سعد کے آنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کریں۔ اپنی قربانی۔ اپنے ایثار اور اپنی جدّوجہد کو انتہاء تک پہنچا دیں اور ہمارے عمل اس بات کی تصدیق کریں۔ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں میں کہتا ہوں :—

"اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالبِ صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کی طرف بڑھے۔ اور آگے قدم رکھے۔ اور اس چشمۂ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھ دے۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اُتار کر آستانۂ ربوبیت پر نہ گر جائے اور یہ عہد نہ کرے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں۔ تو بھی خدا کو نہیں چھوڑے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا۔ کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنو۔"

(الحکم ۲۴ر مئی ۱۹۰۲ء)

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے کامیاب

کرے اور جس غرض کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کو پورا کرنے میں یہ ممد و معاون ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہر آن آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

والسلام
مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)
(۱۳۵۶(۱۹۷۷ -- ۵ -- ۱

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳۰ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء

ربوہ ۳۰ تبوک۔ آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی چند آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید ایک برہان ہے، جو خدا کی طرف سے کھلا کھلا نور لے کر آیا۔ جو لوگ اس پر دل سے زبان سے اور اعمال صالحہ کے اظہار کے ذریعہ ایمان لائے اور جنہوں نے دعاؤں کے ذریعہ اپنے بچاؤ کا سامان کیا انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل سے خدا تعالیٰ ضرور صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرے گا۔ انہیں آسمانی سکینت اور ثبات قدم عطا کیا جائے گا اور ان کے عقائد و اعمال میں شیطانی وساوس داخل نہ ہو سکیں گے۔

حضور نے بتایا کہ صراط مستقیم یعنی خدا کی طرف لے جانے والی راہ دین اسلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایک کامل دین کے طور پر نازل فرمایا۔ قرآن کریم پر غور و تدبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام مندرجہ ذیل خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے:۔

(۱) توحید باری اور اس کی ذات و صفات کا حقیقی علم اور معرفت ہمیں حاصل ہوتی ہے (۲) اس نے بنی نوع کے حقوق قائم کئے جن میں انسان کا اپنا نفس سب سے مقدم ہے۔ اس لئے اس کی اصلاح کرنے کی سب سے پہلے ہمیں فکر کرنی چاہیئے۔ اسلام انسانی عادات اور چال چلن کے متعلق جامع تعلیم پیش کرتا ہے۔ (۳) اسلامی تعلیم انسانی حقوق کے باہمی تعلق اور رشتہ کو توڑتی نہیں بلکہ جوڑتی ہے (۴) اس نے ایسی تعلیم نہیں دی جو انسان کو دیوثی کی طرف دھکیلے۔ (۵) نہ وہ ایسی تعلیم دیتا ہے جو فطری حیا اور شرم کے منافی ہو بلکہ اس کی تعلیم فطرت کے عین مطابق ہے (۶) اس کی تعلیم قانون قدرت اور انسانی فطرت سے عین مطابقت رکھتی ہے اور انسانی اخلاق کی تکمیل کے سلسلہ میں اس نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے کامل اسوہ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا (۷) اسلام نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی جسکی پابندی ممکن نہ ہو یا جس میں خطرات کا امکان ہو (۸) اس نے کوئی ایسی تعلیم ترک نہیں کی جو ہر قسم کے مفاسد کو روکنے کیلئے ضروری تھی (۹) وہ ایسے احکام دیتا ہے جو انسان کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسان خدا کے حسن و احسان کے جلوؤں کو دیکھ کر اس کے ساتھ ذاتی محبت کا تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اسلام کا خدا محض قصے اور کہانی پر مبنی نہیں ہے وہ زندہ ہے جو اپنے قادرانہ تصرف کے جلوے خود ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھاتا ہے اور ہم ہر آن اس کی زندہ تجلیات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ہم سب کو چاہیئے کہ دعاؤں اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کی تجلیات کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ خدا کرے کہ ہم سب اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم کرنے والے بن جائیں۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ آج کا خطبہ جمعہ اس وسیع مضمون کا ایک ابتدائی ڈھانچہ ہے جسکی تفصیل انشاء اللہ آئندہ بیان کی جائے گی۔

کامیابی اور درخواست دعا

امسال گاندھی جینتی کے سلسلہ میں شہر مدراس کے ہائی سکولوں کی طرف سے مورخہ ۱۸ ستمبر کو تقریری مقابلہ ہوا۔ جسمیں عزیزم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ، اوّل انعام کے مستحق قرار پائے اور مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منعقدہ ایک جلسہ عام میں عزیز موصوف کو پہلا انعام دیا گیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو دیگر اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور سلسلہ کا سچا خادم بنائے آمین۔ اس خوشی میں عزیز بشارت احمد نے اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ خاکسار: محمد عمر۔ مبلغ مدراس

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکر الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے۔ اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(الف) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(ب) اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

---

۱ تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

اخبار بدر کے قلمی معاونین اور احباب کرام سے
چند ضروری گذارشات!

احباب کرام بخوبی جانتے ہیں کہ اخبار بدر ہفتہ میں ایک بار شائع ہوتا ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات۔ علماء کے علمی، تبلیغی و تربیتی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ مرکز سلسلہ کی تحریکات احباب تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی مہم، جو جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری ہے اس کی رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ یہ مختلف النوع قابل اشاعت مواد اس قدر ہوتا ہے کہ اخبار بدر کے ۱۲ صفحات کو بڑی سوچ بچار کے ساتھ سیٹ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ احباب جماعت کی طرف سے ضروری دعاؤں اور نکاحوں وغیرہ کے اعلانات بھی ہوتے ہیں۔ اس کے لئے بھی جگہ نکالنی ہوتی ہے۔ مقامی جماعتیں جو جلسے کرتی ہیں اور دوسری دینی مساعی میں حصہ لیتی ہیں، ان سب کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کا بھی ذکر بدر میں آجائے۔ اور ادارہ بدر بھی ان کی ایسی نیک خواہشات کی تہ دل سے قدر کرتا ہے۔ لیکن اخبار کی محدود گنجائش کے پیش نظر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایات اور مشورہ کے بعد یہ طریق کار طے کیا گیا ہے کہ ایک طرف احباب کرام اپنی جملہ نگارشات نہایت درجہ اختصار کے ساتھ اور To the point لکھ کر بھیجا کریں اور دوسری طرف ادارہ بدر بھی اسی طرح کے اختصار کو ملحوظ رکھا کرے گا۔ تا سب دوستوں کی نیک مساعی کا حسب گنجائش ذکر بھی آجائے۔ اور ان کی نیک خواہشات کا احترام بھی ہو جائے۔

اُمید ہے کہ احباب اس طریق کو خود بھی اپنائیں گے۔ اور ادارہ بدر کے اختیار کردہ طریق اختصار سے بھی اتفاق فرمائیں گے۔

وباللہ التوفیق

(ایڈیٹر بدر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

قسط ۵

احمدی بزرگوں ـــ کی ـــ مالی قربانیاں

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے
قادیان

(۱۸) تعمیر زنانہ وارڈ شفاخانہ نور (۱۹۲۳ء)

اس کا تخمینہ اخراجات اڑھائی ہزار روپیہ تھا۔ افسر شفاخانہ نور قادیان، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب رضؓ کو اس کے پانچواں حصہ عطا شدہ منجانب خاندان حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سمیت ساڑھے نو صد روپیہ وصول ہوچکا تھا۔ ڈیڑھ ہزار روپیہ باقی تھا۔ یکم اگست کو حضرت اُمّ المومنین رضؓ ایک سو خواتین کی معیّت میں وہاں تشریف لے گئیں اور اپنے دستِ مبارک سے اس وارڈ کی بنیاد رکھی۔ اور وہاں خواتین کا اجلاس منعقد ہوا جس زیرِ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضؓ حرم حضرت مصلح موعود رضؓ نے شفاخانہ زیر تعمیر کو الف پیش کرکے چندہ کی تحریک کی چنانچہ ڈیڑھ صد روپیہ کے وعدے اسی وقت ہوگئے یہ تحریک بپایۂ تکمیل پہنچی۔

(الفضل ۱۴/۸/۲۳)

گویا معمول کے چندوں کے علاوہ ۱۹۲۲ء و ۱۹۲۳ء میں قریباً دو لاکھ روپے ان تحریکات میں وصول ہوا۔

(۱۹) تبلیغ ملکانہ و جرمنی وغیرہ کیلئے چندہ تحریک چالیس ہزار روپے (۱۹۲۴ء)

اصلاح قوم ملکانہ و تبلیغ ہنود و اچھوت اقوام و جرمن قوم، حضرت مصلح موعود رضؓ نے چالیس ہزار روپیہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ معمولی چندوں سے ان اہم کاموں کے اخراجات ادا نہیں ہوسکتے۔ خواتین نے بھی پورے جوش سے اس میں حصہ لیا۔ مثلاً حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضؓ کی چھوپھی محترمہ مائی کاکو صاحبہ رضؓ نے اپنی طلائی بالیاں دیدیں (الفضل ۱۹ و ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء) وہ بیوہ تھیں۔ حضرت اُمّ المومنین رضؓ کی خدمت کرتی تھیں اور کوئی باقاعدہ آمد ان کی نہیں تھی

(۲۰) سفر یورپ (۱۹۲۴ء)
ایک لاکھ روپیہ کی تحریک ۱۹۲۵ء

دینی مقاصد عالیہ کے لئے حضرت مصلح موعود رضؓ نے اپنے بعض رفقاء سمیت یورپ کا سفر کیا۔ جہاں ویمبلے کانفرنس میں آپ کا فاضلانہ مضمون حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے سُنایا۔ یہ سفر بہت مبارک ہوا اور کئی ممالک میں اس سے تبلیغ کے راستے کھُلے۔ کچھ سال پہلے سے بہت سال بعد تک سلسلہ احمدیہ میں تنگ حالی کا دور دورہ رہا۔ ایک شخص کے

۱۹۲۶ء میں وکالت شروع کرنے کے لئے پانصد روپے حضور نے اپنی ضمانت پر ایک متموّل دوست سے منگوایا۔ ان کو لکھا کہ :-

" خزانہ کی حالت ایسی ہے کہ وہاں سے بھی روپیہ نہیں دیا جاسکتا۔"

(اصحاب احمد جلد اوّل)

دیگر رفقاء کے اخراجات سفر جماعت کے چندہ سے ہوئی۔ اور حضور رضؓ نے اپنے اخراجات خود برداشت کئے اور چھ سات افراد سے اپنے لئے قرض حاصل کرکے انتظام کیا۔ اور یہ قرض بعد میں ادا کر دیا گیا۔

(اصحاب احمد جلد اوّل)

حضرت مصلح موعود رضؓ نے ۱۹۲۵ء میں جماعت کو ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص فراہم کرنے کی تحریک میں فرمایا کہ سفر ولایت پر ستر ہزار روپیہ اس کے دوران طباعت لٹریچر پر بیس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا۔ یہ سارا قرض حاصل کیا گیا تھا۔ اب اس کی ادائیگی کا وقت شروع ہوچکا ہے۔ اور بیت المال کا یہ حال ہے کہ ادائیگی قرض تو الگ رہا کارکنانِ انجمن کی تین تین ماہ کی تنخواہیں واجب الادا ہیں۔ جو لوگ باہر کی ملازمتیں ترک کرکے قادیان آکر خدمتِ دین کر رہے ہیں۔ اُن کو فاقہ کشی کی حالت میں رہنے دینا اور قرضہ کی بروقت ادائیگی نہ کرنا اور وعدہ خلافی کا الزام لینا غیر مناسب ہے۔ پھر شدید تکالیف برداشت کرکے جو سفر ولایت اختیار کیا گیا، تجربہ کی روشنی میں اس کے اثرات کو مستقل اور وسیع کرنے کے لئے فوراً شام اور انگلستان میں تبلیغ کا راستہ کھولا جاتا۔ لیکن مالی تنگی حائل ہے اور ساری محنت برباد ہونے کا خطرہ ہے۔ یہ تمام صدمات ہلاک کردینے کے لئے کافی اور ناقابل برداشت ہیں۔

سو آپ نے تحریک فرمائی کہ ہر ایک احمدی تین ماہ کے اندر چندہ خاص ایک ماہ کی آمد چندہ میں ادا کرے اور ہر زمیندار دو سیر فی من اپنی پیداوار پر ادا کرے۔

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۵ء)

اس تحریک کے بارے میں اخبار "سیاست" لاہور نے ۲۹ مارچ ۱۹۲۵ء کو "معتبر ذرائع" کی بناء پر لکھا کہ :-

" اب سوا لاکھ کی اپیل کی گئی ہے اور اس کی کامیابی پر آئندہ کی بہبود کا دارومدار ہے مگر آئے دن چندے دیتے دیتے قادیانی مرید بھی کچھ تنگ سے گئے ہیں اور اپیل کا اثر تاحال حوصلہ افزا نہیں ہوا۔"

اس غلط بیانی کی تردید کرتے ہوئے جماعت لاہور کے فنانشل سیکرٹری حضرت شیخ عبد الحمید صاحب رضؓ (آڈیٹر) نے بہت سی مثالیں اپنی جماعت کی پیش کیں۔ مثلاً ایک دوست نے شکایت کی کہ جبکہ تحریک حضور کی طرف سے ایک ماہ کی تنخواہ پیش کرنے کی ہے تو محصّل نے مجھے کیوں کہا کہ چاہو تو کم دیدو۔ چنانچہ اس دوست نے اپنا بقایا بھی ادا کردیا۔ ایک اور دوست نے ایک ماہ کی تنخواہ کا وعدہ کیا لیکن حیران تھے کہ ادا کہاں سے کریں کیونکہ بچتا کچھ نہیں۔ پھر ان کی اہلیہ نے ادائیگی کا انتظام کیا۔ ایک دوست نے کہا کہ اقارب سے جائیداد کے بارے مقدمہ بازی میں ساری تنخواہ صرف ہوجاتی ہے اور بعض دفعہ سارے گھرانہ پر فاقہ آتا ہے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے ایک سو آٹھ کا وعدہ کرکے ادا بھی کردیا۔ شیخ صاحب اپنے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ لکھنؤ میں ایک شادی اس چندہ کی خاطر چھوڑ دی اور دو صد ساٹھ روپے ادا کئے ـــ نیز یہ بھی بتایا کہ جماعت لاہور کا وعدہ پانچ ہزار تھا جو بڑھ کر چھ ہزار روپے ہوگیا ہے جس میں سے نصف وصول بھی ہوگیا ہے۔ نیز تحریر کیا کہ :-

" تمام احمدیوں کا یہی حال ہے۔ کہ وہ چندہ دیکر خوش ہوتے ہیں۔ چندہ دینے کے بعد ان کو حسرت ہوتی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے چندہ تھوڑا دیا ہے۔ .... (اور) جماعت کا ہر فرد چندہ دینے میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۲۵ء صک)

بعد میں اخبار "سیاست" نے بھی اعتراف کیا کہ :-

" معتقدین قادیان اپنے خلیفہ کے ایماء پر بھوکے رہ کر محنت کرکے بال بچوں کو بھوکا رکھ کر روپیہ دے رہے ہیں "

(بحوالہ الفضل ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء صٖ ۳)

ہر جماعت نے حضور رضؓ کی تحریک پر لبّیک کہا۔ چنانچہ آپ رضؓ نے فرمایا کہ :-

" الحمد للہ کہ ..... میعادِ مقرّرہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک لاکھ (روپیہ) کی تحریک کو پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ..... مجھے نہایت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مخالفوں کے مُنہ بند کردیئے ہیں جو اعتراض کر رہے تھے کہ احمدی چندہ دیتے دیتے تھک گئے ہیں۔"

(الفضل ۱۹ جون ۲۵ صفحہ ۳)

(۲۱، ۲۲) تحریک مرمّت مسجد فضل لندن
(سات آٹھ ہزار روپے)
تحریک چندہ خاص ایک لاکھ روپے
(۱۹۳۱ء)

کسی انجینئرنگ کے نقص کی وجہ سے مسجد فضل لندن کی عمارت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوا جسکی مرمّت کے لئے سات آٹھ ہزار روپیہ مطلوب تھا۔ حضور رضؓ نے خواتین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ :-

" گو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدر عظیم الشان یادگار قائم کرنے کے بعد اگر ..... (خواتین) نے اس کی ضروری مرمّت سے بے توجہی کی تو جس طرح دنیا میں اُن کی پہلی قربانی کی وجہ سے اُن کی شہرت ہوئی ہے، اسی طرح ان کی دوسری سُستی کی وجہ سے بدنامی ہوگی۔ کیونکہ ان کی تیار کردہ مسجد دنیا کے اقتصادی مرکز کے اندر ہے اور سب دنیا کے لوگ وہاں آتے رہتے ہیں۔ لیکن ..... مسلمان کا کام نمود کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ پس دنیا میں اپنے نام کو بلند کرنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنا درجہ بڑھانے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو اس وقت جبکہ مالی پریشانی کا وقت ہے، ایک اعلیٰ نمونہ قربانی کا دکھا کر ثابت کردینا چاہیئے کہ مومن کی مالی قربانی مال کی وسعت کے مطابق نہیں بلکہ اس کے دل کی وسعت کے مطابق ہوتی ہے۔"

(الفضل ۲۷/۳/۳۱)

اس تحریک نیز چندہ خاص ایک لاکھ روپیہ کی تحریک کے بارے میں حضور رضؓ نے فرمایا کہ :-

" ہندوستان میں ہی آٹھ کروڑ سے زیادہ مسلمان بستے ہیں لیکن معمولی تحریکیں بھی ان میں ..... کامیاب ہوتی نظر نہیں آتیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں تنظیم (کے ساتھ) ..... الٰہی نصرت ... تدابیر کی کمی کو پُورا کردیتی ہے۔"

حضور رضؓ نے نابھہ، ڈسکہ کی خواتین اور محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضؓ کی اعلیٰ قربانی کی تعریف فرمائی۔ خواتین نابھہ

نے زیور، ایک سو پینتالیس تولہ چاندی اور آٹھ ماشہ سونا اور اکیس روپے نقدی دی۔ حالانکہ یہ جماعت صرف دس گیارہ غریب افراد پر مشتمل تھی۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تحریک پر خواتین ڈسکہ نے نقدی اور زیورات پیش کئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک سو روپیہ دیا۔ حضور نے مردوں کے اخلاص کے ذکر میں سیٹھ صاحب موصوف کی وسیع تبلیغ اور آپ کے اخلاص کا ذکر کیا۔ نیز فرمایا:-

"جماعت کی عورتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص رکھنے والیوں کی کمی نہیں۔ ..... (سیٹھ صاحب کی اہلیہ .... اخلاص میں انہی کے رنگ میں رنگین ہیں .... وہ کئی سالوں سے اپنے جیب خرچ کی رقم سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتی آرہی تھیں۔ اور اس وقت تک ایک ہزار روپیہ انہوں نے جمع کر لیا تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ میں نے بھی کہا تھا کہ یہ اس قسم کی عظیم الشان تحریک نہیں جیسی مسجد لندن کی تعمیر (والی) ..... خواتین تھوڑا تھوڑا کر کے یہ بوجھ اٹھائیں اور جس قدر آسانی سے چندہ دے سکتی ہیں، دیں اور باوجود اس کے کہ دوسروں نے بھی انہیں مشورہ دیا کہ اس جمع کردہ روپیہ میں سے ایک حصہ اپنے لئے بھی رکھ لیں، انہوں نے ساری کی ساری رقم ..... دیدی (اور) ..... کہا (کہ) نیک کاموں کے لئے روز روز کہاں موقع ملتے ہیں بجائے اس کے کہ یہ مال میں دُنیا میں جمع کروں، چاہتی ہوں کہ خدا کے بنک میں جمع ہو جائے۔"

جماعت گھٹو کے (ضلع سیالکوٹ) کی ایک غریب خاتون محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد رمضان صاحب نے اپنا طلائی لونگ پیش کیا اور دیگر خواتین نے نقدی، غلہ اور زیور دیئے۔ چک ۹۹ شمالی (ضلع سرگودہا) کی ننھی بچیوں اور مستورات نے اپنے پہنے زیور اُتار کر دیدیئے یہ زمیندار پہلے ہی زیورات فروخت کر چکے تھے کیونکہ اراضی کا مالیہ ادا کرنے کی اُن کے لئے اور کوئی صورت نہ تھی۔

(الفضل ۲۷ اگست، ۱۳ و ۱۹ ستمبر ۱۹۳۱ء و مصباح ۱۵ اکتوبر)

"اس چندہ خاص میں ایک ماہ کی آمد تین ماہ کے اندر ادا کریں۔"

(الفضل ۱۱/۳۱-۳ - صفحہ ۴)

حضرات ذیل نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ پیش کی:-

بابو اکبر علی صاحب رضؓ انسپکٹر آف ورکس (بعدہٗ مہاجر قادیان)، ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب رضؓ سندھ مکران اور بابو محمد عبد اللہ صاحب رضؓ (برادر اکبر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب رضؓ مرحوم قادیان)۔ نیز منشی دانشمند خاں صاحب رضؓ فیلیع پشاور نے ایک صد روپیہ، خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب دہلی نے قریباً تیرہ صد روپیہ اور ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب نے سات صد روپیہ پیش کیا۔

(الفضل ۲۹ ستمبر و ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۱ء صفحہ ۴)

(۲۳) چندہ تحریک جدید (آغاز ۱۹۳۴ء)

تحریک جدید کا آغاز احراری ٹولہ کے مقابل ۱۹۳۴ء میں ہوا۔ اس ٹولہ نے انگریز کے استعمال کی بڑھ ہانکی۔ نتیجۃً اس تحریک کے ذریعہ اکنافِ عالم میں جماعت میں پھیلی اور پھیلتی جارہی ہے۔ یہ چندہ بھی جاری ہے۔ ابتدائی انیس سالوں میں حضرت مصلح موعود رضؓ نے قریباً سوا چار لاکھ روپیہ دیا۔ پانچ ہزار مجاہدین نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پنج ہزاری فوج کے بارے رؤیا پوری ہوئی۔

(۲۴) قرضہ چالیس ہزار روپیہ (۱۹۳۵ء)

تحریک جدید کے اجراء کے باوجود ۱۹۳۵ء میں مخالفین کی طرف سے نازک حالات پیدا ہو چکے تھے اور ضروریاتِ سلسلہ کو پورا کرنے کے لئے یہ آسان صورت تجویز کی گئی کہ بجائے مزید چندہ لینے کے، صاحبِ توفیق احباب سے کم از کم ایک صد روپیہ کے حساب سے قرض حاصل کر کے وقتی ضروریات کو پورا کر لیا جائے۔ اس طرح ان کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور احباب اجرِ عظیم پائیں گے۔ اور حضرت مصلح موعود رضؓ کی دُعاؤں سے حصہ پائیں گے۔ چنانچہ اہلیہ محترمہ شیخ عبد الحفیظ صاحب (چنیوٹی) کلکتہ (حال مقیم کراچی)، اہلیہ محترمہ ملک حسن محمد صاحب رضؓ سمبڑیالوی (بعدہٗ مہاجر قادیان)، منشی برکت علی صاحب رضؓ شملوی، نواب اکبر یار جنگ صاحب رضؓ حیدر آباد دکن، سیٹھ محمد غوث صاحب رضؓ حیدر آباد اور سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضؓ نے بھی اس نیک کام میں شرکت کی۔

(الفضل ۱۱/۳۵-۱۴ - صفحہ ۷)

(۲۵) توسیع مسجد مبارک

(تحریک دس ہزار روپے ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعود رضؓ نے ۸ مارچ ۱۹۴۴ء کو بعد نماز مغرب توسیع مسجد مبارک کی تحریک حاضر نمازیوں میں فرمائی۔ چند دن بعد آپ نے فرمایا کہ اخراجات کا تخمینہ دس ہزار روپیہ کا تھا لیکن اسی وقت وعدے پندرہ ہزار روپے کے ہو گئے اور ۱۰ مارچ کو خطبہ جمعہ تک سترہ ہزار روپے سے زائد کے وعدے ہو گئے اور دوسرے روز تک وصولی دس ہزار تک پہنچ گئی۔ حضور رضؓ نے اس خطبہ میں فرمایا:-

"یہ کیسا شاندار اخلاص کا نمونہ ہے جو ہماری جماعت نے دکھایا۔ دُنیا میں آج کونسی جماعت ہے جو دین کی خدمت کے لئے ایسا نمونہ دکھا رہی ہے؟ لوگ کہتے ہیں کہ قادیان میں لوگ بیٹھے ہیں جو مجاور ہیں، اور جن کا کام روٹیاں کھانا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو قربانی یہ ایک چھوٹی سی جماعت کر رہی ہے ..... اس کی مثال آج دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ .... یہاں جن لوگوں کی جیبوں سے یہ چندہ نکلتا ہے وہ کروڑپتی یا ارب پتی نہیں بلکہ نہایت غریب لوگ ہیں اور اُن کے گذارے بہت معمولی اور ادنیٰ ہیں۔ مگر دین کے لئے جس قربانی اور فدائیت کا وہ ثبوت دے رہے ہیں وہ یقیناً ایک بے مثال بات ہے۔"

نیز فرمایا کہ:-

"ابتداءِ خلافت میں جب لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چند مجاوروں نے جن کا کام روٹیاں کھانا تھا، خلافت کو تسلیم کر لیا ہے تو معلوم ہوتا ہے قادیان کے لوگوں کو اس سے ضرور صدمہ ہوا ہوگا۔ کیونکہ انہی دنوں میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔" (منصبِ خلافت صفحہ ۳۳)

پس یہ خلافت ہی کی برکت ہے جو تم دیکھ رہے ہو کہ قادیان کے غریبوں اور مسکینوں نے ایسی قربانی پیش کی جس کی نظیر اور کسی جماعت میں نہیں مل سکتی ..... آج مجھے حیرت ہوئی جب کہ ایک غریب عورت جو تجارت کرتی ہے، جس کا سارا سرمایہ سو ڈیڑھ سو روپیہ کا ہے اور جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی ہے .... آئی اور اس نے دس دس روپیہ کے پانچ نوٹ دئیے۔ .... اس عورت کا یہ چندہ اس کے سرمایہ کا آدھا یا ثلث ہے مگر اس نے خدا کا گھر بنانے کے (لئے) .... (اپنا) سرمایہ پیش کر دیا۔ پھر کیوں نہ ہم یقین کریں کہ خدا بھی اپنی اس غریب بندی کا گھر جنت میں بنائے گا۔ اور اسے اپنے انعامات سے حصہ دے گا۔"

یہ مخلص خاتون محترمہ سردار النساء صاحبہ بعد ہجرت ربوہ میں فوت ہوئیں۔ (رضی اللہ عنہا وارضاھا)

نیز حضور رضؓ نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے میری تحریک کو قبول فرمایا اور چند گھنٹوں کے اندر ہمارے اندازہ سے زیادہ روپیہ جمع ہو گیا۔ ......
(سو) اب مسجد مبارک میں ایک لاؤڈ سپیکر بھی لگا دیا جائے .... باہر کے لوگوں کو گھبرانا نہیں چاہئیے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ثواب کے اور ذرائع بہم پہنچا دے گا۔"

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء صفحہ ۹ تا ۱۱)

(باقی)

اخبارِ قادیان

۵ - محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید، اپنا دورہ مکمل کر کے مؤرخہ ۱۰/۱۰/۷۷ کی صبح کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

۵ - محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

۵ - محترم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کی بیٹی محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ مع اپنے بیٹے عزیز زاہد خورشید صاحب، ربوہ سے مؤرخہ ۱۵/۱۰/۷۷ کو اپنے والد سے ملاقات اور زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائیں۔

درخواستِ دُعا - خاکسار کے خالو مکرم منور احمد صاحب تنویر، سرکاری ملازمت کیلئے کوشش کر رہے ہیں اس میں کامیابی اور مکرم عبد الغنی صاحب آف بڑھانوں کو اولاد کی نعمت عطا ہونے کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: صغیر احمد طاہر قادیان

(قسط اوّل)

برطانیہ کی جماعتہائے احمدیہ کا کامیاب تیرہواں جلسہ سالانہ منعقدہ ۳۰-۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء

متعدد غیر مسلم اکابر کی شرکت ٭ ریڈیو اور اخبارات میں تذکرہ

رپورٹ مرتبہ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن

انگلستان میں باقاعدہ مشن کا قیام مسجد فضل لندن کے سنگِ بنیاد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک سے ۱۹۲۴ء میں ہُوا ـــــ اب انگلستان میں مرکز لندن کے ساتھ مختلف ستّرہ شاخیں ہیں۔ اور پانچ مرکزی مبلغین، تبلیغ و تربیت میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے مرد و زن احمدیوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق دس سے گیارہ ہزار تک ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے ۱۹۶۴ء میں کیا۔ چنانچہ ہر سال اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ تیرہواں سالانہ جلسہ امسال ۳۰-۳۱ جولائی ۱۹۷۷ء، رو ہیمپٹن پارک کے وسیع میدان میں منعقد ہُوا۔ انتظامات کے سلسلہ میں مکرم امام صاحب نے تین ماہ قبل ہی ایک انتظامیہ کمیٹی، خاکسار کی زیرِ نگرانی، بنادی تھی۔ جو متعدد بار مشوروں کے لئے اجلاس بلاتی رہی اور مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیتی رہی اخبار احمدیہ کے ذریعہ سب دوستوں کو جلسہ سالانہ کی اطلاع کافی پہلے کردی گئی تھی۔ تاکہ دوست اپنی شمولیت کے لئے پروگرام پہلے سے بنالیں۔

دعوت نامے

احباب جماعت کو اطلاع کرنے کے علاوہ اُنہیں یہ ہدایت کی گئی کہ اپنے ہمراہ غیر از جماعت دوستوں۔ بالخصوص غیر مسلم انگریز دوستوں کو بھی جلسہ سالانہ میں لائیں۔ تاکہ انہیں بھی اسلام کا پیغام احسن طور پر پہنچایا جاسکے۔ نیز اس غرض کے لئے دعوت نامے بھی بھیجے گئے۔ علاوہ ازیں براہِ راست بھی بہت سے اکابرین کو دعوتی رقعے بھیجے گئے۔

اسی طرح پریس کے نمائندوں سے ملاقات کی اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی

پیغامات

جلسہ سالانہ کے بابرکت ہونے اور نیک تمناؤں پر مشتمل پیغام جو اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"آپ کا ۲۷ جولائی کا تار جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے لئے پیغام کا کہا ہے، مل گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بابرکت کرے اور باثمر بنائے۔ میرا محبت بھرا السلام علیکم سب کی خدمت میں پہنچا دیں۔"

(حضرت) خلیفۃ المسیح (الثالث)

حضور اقدس کے اس قیمتی اور دُعائیہ پیغام کے علاوہ انگلستان کی ملکہ معظمہ۔ وزیر اعظم۔ مسز مارگریٹ تھیچر۔ لیڈر کنزرویٹیو پارٹی اور مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ امریکہ۔ کے پیغامات بذریعہ تار موصول ہوئے۔

نمائش کتب و استقبال

جلسہ گاہ میں مردوں اور مستورات کے لئے علیحدہ علیحدہ دو بڑے وسیع شامیانے نصب کئے گئے تھے۔ ان کے درمیان ایک چھوٹا سا خیمہ بھی تھا جس میں مختلف کتب جن میں قرآن پاک کے بعض قدیم اور جدید نسخے۔ تراجم اور اسلام و احمدیت کے موضوع پر مختلف کتب کی نمائش کا انتظام تھا۔ جو غیر مسلم اور غیر از جماعت دوست تشریف لائے، اسی خیمہ میں اُن کی چائے اور بسکٹوں سے تواضع کی گئی۔ انہوں نے کتب کی اس نمائش میں بڑے شوق اور دلچسپی کا اظہار کیا۔

کتب کی نمائش کے علاوہ لندن مشن کی مطبوعات علیحدہ طور پر رکھی گئی تھیں، جہاں ان کی فروخت کا انتظام تھا۔

لوائے احمدیت

چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد مہمانان کو دونوں بڑے شامیانوں کے درمیان لیجایا گیا جہاں ایک احاطہ میں دائیں طرف لوائے احمدیت اور بائیں طرف برطانیہ کا جھنڈا لہرانے کا انتظام تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر نے لوائے احمدیت لہرانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور برطانیہ کا جھنڈا MR. HUGH JENKINS M.P Former Labour Minister of Arts نے لہرایا۔ اس موقعہ پر تمام دوست اس احاطہ کے باہر کھڑے لوائے احمدیت لہرائے جانے پر بلند آواز سے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا پڑھ رہے تھے۔ اس موقعہ پر چند اخباری نمائندے بھی موجود تھے۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کی۔ سٹیج پر آپ کے علاوہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق۔ MR. HUGH JENKINS M.P جناب آلڈرمین۔ ڈپٹی میئر وانڈز ورتھ بھی تشریف فرما ہوئے۔

صدر نشین احباب کے علاوہ جلسہ سالانہ میں جو متعدد شخصیات شامل ہوئیں۔ اُن میں سے چند یہ ہیں:۔

جناب لاری وُوڈز صدر روٹری کلب آف وانڈز ورتھ۔ جناب سردار پریتم سنگھ صاحب Q.C۔ جناب ٹام کاکس صاحب ایم۔ پی مع بیگم صاحبہ۔ جناب آئیور جیمز بمعہ بیگم (جناب آئیور جیمز صاحب جماعت احمدیہ کے وکیل ہیں) ان کے علاوہ مغربی جرمنی۔ ناروے۔ اور دوسرے یورپین ممالک کے علاوہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر مشنری انچارج جرمنی ہیمبرگ اور مکرم منصور احمد خالد صاحب مبلغ مقیم فرینکفورٹ بھی شامل تھے

اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے ہوئی جو خاکسار نے کی۔ بعد میں خاکسار نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم و محترم بشیر احمد خانصاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے اپنی تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے سب سے پہلے محترم حضرت مرزا مبارک احمد صاحب، وکیل التبشیر ربوہ کا مختصر تعارف کرایا۔ اور اس کے بعد بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور جو پیغامات، مبارکبادی کے وصول ہوئے تھے، پڑھ کر سُنائے۔ جن میں ملکہ برطانیہ۔ وزیر اعظم برطانیہ۔ مسز مارگریٹ تھیچر۔ لیڈر کنزرویٹیو پارٹی کے پیغامات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

محترم امام صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد مسٹر جینکنز ایم پی نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے امام صاحب اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ان کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس بڑے جلسے کے افتتاح کے لئے ان کو مدعو کیا گیا۔ جناب جینکنز صاحب نے اس موقعہ پر ملک کے مختلف طبقہ جات کے مابین مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کے ایک ساتھ باہمی اتحاد اور امن و تعاون کے ساتھ رہنے کی تعریف کی۔ اور امید ظاہر کی کہ ہم سب آئندہ بھی یکجہتی کی بنیادوں کو استوار رکھتے ہوئے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نے جلسہ کے باقاعدہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔

بعد ازاں ڈپٹی میئر وانڈز ورتھ نے میئر صاحب کی جانب سے اور کونسل کی جانب سے امام صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور فرمایا کہ ان جلسوں کے انعقاد کا مقصد مذہبی نقطۂ نظر سے انسانی اقدار کا استحکام ہوتا ہے اور امید ظاہر کی کہ یہ اجلاس اسی مقصد کو پُورا کرنے والا ہوگا۔ انہوں نے جلسے کی کامیابی اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ صدر صاحب روٹری کلب وانڈز ورتھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام کا مقصد دنیا میں امن قائم کرنا اور انسانیت کو اُس کے درجہ کمال تک پہنچانا ہے اور اس جلسہ کا انعقاد اسی مقصد کی نشاندہی کر رہا ہے۔ آخر میں آپ نے جلسہ کے کامیاب ہونے کی اُمید کا اظہار کرتے ہوئے اس کے انعقاد پر مبارکباد دی۔

اس کے بعد سردار پریتم سنگھ صاحب Q.C نے فرمایا کہ یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس اہم موقعہ پر اپنی شمولیت کو باعثِ عزت و خوش قسمتی قرار دیا۔ مختلف مذاہب کی جماعتوں کا عمومی رنگ میں اور سکھ مذہب اور دین اسلام کا خصوصی طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جماعتیں آئندہ نسلوں کو ان کی حقیقی اقدار سے متعارف کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔

اپنا تعارف، سردار صاحب نے Commission for Racial - Equality - کی حیثیت سے کرایا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

سردار صاحب کے بعد ٹام کاکس صاحب ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو جو اس نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سرانجام دی ہیں، سراہتے ہوئے اُنہیں بہت قابلِ قدر اور قابلِ فخر قرار دیا۔ اور اُمید ظاہر کی کہ ایسے جلسوں کے نتائج بہت اچھے ظاہر ہوں گے۔

رنگدار (Coloured) خاندانوں کے درمیان عموماً اور جماعت احمدیہ کے افراد اور خاندانوں کے درمیان خصوصاً یکجہتی

کی بہت تعریف کی۔ ان کی اولادوں میں فرمانبرداری اور دوسری عمدہ صفات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ اس ملک میں بسنے والے دوسرے افراد اور خاندانوں کے درمیان بھی ایسا ہی تعلق پیدا ہو۔ انہوں نے احمدیہ مشن کیساتھ اپنے تعلق اور دوستی پر خوشی کا اظہار کیا اور کانفرنس کی کامیابی کی امید ظاہر کی۔

اس کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی اور ہمارے تیرہویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم و محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت شروع ہوا پہلے نمبر پر ریٹائرڈ ایر مارشل ظفر احمد چوہدری صاحب نے ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپنے بتایا کہ انسان کے تمام اعمال و محرکات کا مرکزی نقطہ خدا تعالےٰ کی ذات ہے جسے آجکل مہذب دُنیا کا ایک بڑا حصّہ نہیں مانتا۔ اور ان میں سے ایک طبقہ تو سرے سے خُدا تعالےٰ کی ضرورت کا ہی انکاری ہے۔ یا اُسے غیر ضروری قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ سائنس دانوں کا ایک طبقہ کائنات کو خود بخود عدم سے وجود میں آنے کو ایک حادثہ قرار دیتا ہے۔ فاضل مقرر نے بیان کیا کہ خود سائنس کے اپنے ہی اُصولوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ وسیع و عریض اور مکمل منظم کائنات جو بغیر کسی قسم کے نقص خرابی کے رواں دواں ہے ہرگز ہرگز اتفاقی حادثہ کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ نہاں در نہاں وسعتوں میں پھیلا ہوا یہ نظام عین خدا تعالےٰ کے ارادۂ ازلی اور منشاء کے مطابق وجود میں آیا ہے تاکہ اُس کی بالا ہستی اور مکمل صفات کا اظہار ہو۔

دوسرے نمبر پر عزیز مکرم منیر احمد رفیق ابن محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق نے "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو تمام عالمگیر مسائل کا حل پیش کرتا ہے اسلام بین الاقوامی اخوت۔ قوتِ برداشت۔ صبر و تحمل اور حق و انصاف کا درس دیتا ہے اور نسلی امتیاز کو مٹانے والا، امن کا علمبردار مذہب ہے

تیسرے نمبر پر مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے "TURIN SHROUD" کے بارے میں محققانہ تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ ایک گمنام بستی سے خدا تعالیٰ کے مسیح نے الہامی خبر کے ماتحت دنیا کو بتایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام خدا کے بندے اور برگزیدہ نبی تھے۔ جو عین قانونِ قدرت کے مطابق اپنی طبعی عمر پاکر فوت ہوئے اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ عیسائیوں نے ان کی تعریف میں اسقدر غلو کیا کہ اُنہیں خدائی کا درجہ دیدیا۔ اس کے بالمقابل یہودیوں نے بغض و سرکشی کے ماتحت یہ کہہ کر کہ وہ صلیب پر فوت ہوئے اپنے زعم میں انہیں لعنتی انسان بنا دیا (نعوذ باللہ)۔ افسوس کہ بعض ناسمجھ مسلمان بھائیوں نے برخلاف قرآنی بیان، اُنہیں آسمان پر زندہ موجود سمجھ کر بے سود انتظار میں مصروف ہیں۔ لیکن احمدیت نے جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایسے تمام عقائد کو باطل قرار دیا

آج کی دنیا کو عقلی و علمی دلائل کے علاوہ رُوحانی دلائل کی بھی ضرورت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے امر کا عین وقت پر انتظام فرما دیا اور ثبوت کے طور پر اُس کفن کو ظاہر کر دیا جسمیں اس برگزیدہ نبی کو صلیب سے اُتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اور جس پر ان کے خون سے دھبے اس طرح نقش ہوگئے کہ ان کی شبیہ اُتر آئی۔ اس کفن نے عیسائی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ اور اٹلی۔ جرمنی۔ کشمیر۔ افغانستان انگلستان اور دوسرے ملکوں کے ماہرین نے تحقیق کا کام شروع کر دیا۔ اور بیسیوں دلائل عقلی۔ سائنس کے تجربات۔ اور اصولی ثبوتوں نے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچا دیا۔ کہ یسوع مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور یہ کہ جب آپ کو صلیب سے اتارا گیا تھا تو آپ زندہ تھے، فوت نہیں ہوئے تھے۔

موصوف نے بتایا کہ جہاں سائنسی دنیا میں ترقی ہوئی وہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بتائی ہوئی بات بھی سچی ثابت ہوئی چنانچہ ۱۸۹۸ء۔ ۱۹۳۱ء اور پھر ۱۹۶۹ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کفن کے بارے میں تحقیقاتی تجربے کئے گئے اور علماء و محققین نے یہ ثابت کر دیا کہ بائیبل میں مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہوجانے کا کوئی ذکر نہیں۔ نیز یہ راز آشکار کیا کہ مسیح ابن مریم نے ہندوستان کا لمبا سفر خاص مصلحت کے تحت اختیار کیا۔ موصوف نے آخر میں یہ بھی بتایا کہ رابطہ عالم اسلامی کی درخواست پر حافظ الاسد نے قرآن مجید کا جو ترجمہ کیا ہے اسمیں آیت "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" کا ترجمہ "جب تو نے مجھے وفات دیدی" کیا ہے۔

مکرم ساقی صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے عزیز انگریز بھائی مکرم ناصر احمد سکرڈر نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نشأۃ ثانیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے سلسلہ میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارہائے نمایاں کا بہتر رنگ میں ذکر کیا۔

بعدہٗ کچھ وقفہ کے بعد پہلے روز کے اختتامی اجلاس کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ پہلی تقریر مکرم عزیز دین صاحب کی تھی جسمیں آپ نے برطانیہ میں احمدیت کی ابتداء کے متعلق بتایا کہ کسطرح احمدیت کا یہاں آغاز ہوا اور کسطرح بتدریج جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

مکرم عزیز دین صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے انگریز بھائی اور مبلغ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب نے جو اِن دنوں سکاٹ لینڈ میں تبلیغی مساعی میں مصروف ہیں" اخلاقی اقدار کی نشو و نما" کے موضوع پر نہایت عمدہ رنگ میں ایک عالمانہ تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ انگلستان کے مشہور مصنف سر والٹر سکاٹ نے بستر مرگ پر آخری وصیت کرتے ہوئے اخلاقی خوبیوں اور اقدار کو اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کی تھی۔ حالانکہ اسلامی تعلیم میں یہ امر انسانی زندگی کا بنیادی اور لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ اور بچپن ہی سے اسکی طرف توجہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزت اور اعلیٰ مراتب کی کسوٹی عمدہ اخلاق اور تقویٰ ہے۔

آپ نے اچھے اخلاق کی تعریف بیان کی اور بہت سے اخلاقیات کا ذکر کیا جو ایک انسان میں اور خاص طور پر احمدیوں میں پائے جانے لازمی ہیں۔

مکرم بشیر آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد احمد حامی صاحب نے کھانے کی اُن چیزوں کے متعلق جو اسلام نے منع کی ہیں، حکمت بیان کی۔ اور بتایا کہ شراب۔ سؤر کا گوشت۔ بلندی سے گرا ہوا جانور۔ مردہ جانور کا گوشت جسے باقاعدہ ذبح نہ کیا گیا ہو یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام قرار دیئے گئے ہیں اور احادیثِ نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ شکاری پرندے اور مُردار کھانے والے جانور وغیرہ اگرچہ قرآن کریم نے حرام قرار نہیں دیئے۔ مگر یہ سب مکروہ۔ غیر طیب اور ضرر رساں ہیں۔ آجکل طبی دنیا نے ان میں سے ہر ایک چیز کی گہری تحقیق کی ہے اور ان کی تحقیق نے اقرار کیا ہے کہ واقعی اسلام نے جن جن چیزوں کو حرام یا غیر طیب قرار دیا ہے وہ فی الحقیقت، انسانی نشو و نما جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی، کیلئے نہایت ضرر رساں ہیں۔

پہلے روز کا آخری خطاب

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ انگلستان کی جماعت کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسی بزرگ و بابرکت شخصیت سے فیض پانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ مشن ہذا سے وقتاً فوقتاً جو انگریزی زبان میں لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے، اس کا کثیر حصّہ آپ کا مرہونِ منّت ہے۔ حضرت چوہدری صاحب ہمہ وقت۔ ہمہ تن پورے انہماک سے خدمتِ دین میں مصروف رہتے ہیں اور اِس میں کچھ مبالغہ نہیں کہ آپ کا اٹھنا اور بیٹھنا۔ سونا اور جاگنا۔ غرض زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ اسلام کے لئے ہی وقف ہے۔ خدائے قادر و قیّوم کے حضور ہماری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت چودھری صاحب کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

اس اجلاس میں حضرت چوہدری صاحب نے "ہماری آنے والی نسلیں" کے مضمون پر تقریر فرمائی۔ آپنے سُورہ جمعہ اور سُورۂ صف کی آیاتِ کریمہ

(۱) وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

(۲) هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج کی تقریر یہ خاص طور پر نوجوان طبقہ کیلئے ہے۔ ان قرآنی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے فرائض۔ ہمارا مقام۔ ہمارا وقار اور ہماری ذمّہ داریاں بیان فرمائی ہیں۔ سورۂ جمعہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا ذکر ہے اس لحاظ سے آج کی احمدی نسل صحابہ کرام کے ساتھیوں میں سے ہے اور ان کا مقام ازواج مطہرات کی طرح ہے۔ یہ ایک ذمّہ داری اور ایک نعمت ہے جس پر ہم نے لبیک کہا ہے۔ اگر ہم اس ذمّہ داری کو سمجھیں تو اُن افضال اور انعامات کے وارث ہونگے جن کے وارث صحابہ رضوان اللہ علیہم تھے۔ اس لحاظ سے ہماری فلاح و بہبُود کے چند ایک لازمی امور ہیں جو ہمیں ہر وقت مدّنظر رکھنے چاہئیں۔ جن میں سب سے پہلا امر شرک سے اجتناب ہے۔ آپنے فرمایا گو ظاہری شرک آج کے زمانہ میں یعنی بُت پرستی وغیرہ قریباً قریباً مفقود ہی ہے لیکن شرک خفی۔ یعنی مادّی ذرائع کو مطلوبہ مقاصد کے حصول کا منبع اور سرچشمہ قرار دینا اس قسم کا شرک ہے جسمیں اکثر افراد ملوّث ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا بہت سے امور ایسے ہیں جن سے احمدیہ نسل کو دُور رہنا چاہیئے۔ تا وہ غیروں میں بھی اپنے آپ کو ممتاز کر سکے جسمیں سیگرٹ نوشی، جو معاشرتی۔ ذاتی اور گھریلو زندگی کے لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ کسی بھی نشہ آور چیز کو چھوڑ دینے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُسے یکدم ترک کر دیا جائے۔ اسی طرح ہمیں فضول خرچی بہ لحاظ لباس۔ غذا۔ غیر اسلامی سماجی میل ملاپ اور غیر پسندیدہ ظاہری شکل و صورت سے بچنا چاہیئے۔ آخر میں آپنے فرمایا کہ ہمیں اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنی خدمتِ

گذاری کے دائرہ کو دُنیا کے تمام افراد تک بلا رنگ و نسل کے امتیاز کے وسیع کیا ...

لکھنؤ میں سالانہ کانفرنس - (بقیہ صفحہ اوّل)

کو بھی یہ مشورے دیئے جا رہے تھے کہ ایسے مخدوش حالات میں آپ لوگ کیوں لکھنؤ جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کام بھی نرالے ہوتے ہیں باوجود طرح طرح کے خدشات اور کئی طرح کی ممکن تجاویز کے خدائی مشیت غالب آئی۔ جبکہ آخر وقت میں ہمیں ٹھیک مقررہ اسٹیج اور معیّنہ وقت پر کانفرنس کرنے کی اجازت مل گئی۔ مختصر سے وقت میں ہی امین الدولہ پارک بجلی کے قمقموں سے بقعۂ نور بن گیا اور بڑی شان اور عظمت کے ساتھ کانفرنس منعقد ہوئی۔ ایسے مخدوش حالات میں بھی ایک اندازہ کے مطابق ڈیڑھ دو ہزار سے زائد حاضرین موجود تھے۔

۲ اکتوبر کو ساڑھے گیارہ بجے دن ملوا میل سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان معہ بیگم صاحبہ محترمہ تشریف لائے۔ اس موقعہ پر یو پی کی دوسری جماعتوں کے نمائندگان بھی کثیر تعداد میں لکھنؤ پہنچ چکے تھے۔ ریلوے اسٹیشن پر حضرت صاحبزادہ صاحب کا والہانہ استقبال ہوا گلپوشی ہوئی اور محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ورودِ مسعود کی برکت تھی کہ ہم لوگ صورتِ حالات دیکھ کر بجو مجبور باہر نکلے تھوڑی سی دوڑ دھوپ کے بعد محترم ایس۔ ایس۔ پی شہر سے ملاقات کی اور صورتِ حالات سے موصوف کو مطلع کیا۔ جس کے نتیجہ میں موصوف نے فوراً نہایت بڑی فراخ دلی سے اجازت دی اور ہماری رہائشگاہ پر بغرض حفاظت پولیس کا بھی خاطر خواہ انتظام فرما دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پہلا اجلاس

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

کانفرنس کا پہلا اجلاس حسب پروگرام ۲ اکتوبر ٹھیک ساڑھے چھ بجے شام زیر صدارت الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ریڈر عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے کی نظم کلامِ محمود سے عزیز ظہیر احمد صاحب امروہی نے پڑھی جس کا مطلع ہے:

تیں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

صدرِ محترم نے پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے نہایت پُر اثر انداز میں کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ صلح امن و اتحاد اور شانتی کا یہ ایک بہترین اصول ہے کہ ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی رسول اوتار اور رشی منی جو مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان ان سب کی عزت و احترام کرنا اپنا اصول بنالیں جس کے نتیجہ میں مذہبی تعصب اور منافرت دور ہو جائے گی اور پیار و محبت اور ہمدردی کا ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ آج سے نہیں بلکہ پارٹیشن اور آزادی ملک سے بھی پہلے ۱۹۲۹ء سے ہر سال جلسہ پیشوایانِ مذاہب مناتی چلی آ رہی ہے۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ اگر بیچ پلیٹ فارم سے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو موقعہ دیتی ہے کہ وہ اپنے نبیوں اوتاروں رشیوں منیوں اور گوروؤں کی سیرت اور پاکیزہ تعلیم پیش کر سکیں۔ ہمارا یہ سرو دھرم سمیلن اسی حقیقت کی عکاسی کر رہا ہے مولانا موصوف نے کانفرنس کے افتتاح کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے ازراہ شفقت اس کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ (اس روح پرور پیغام کا مکمل متن اسی پرچہ میں دوسری جگہ پر ملاحظہ فرمایا جائے)

کانفرنس میں مہمانِ خصوصی کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب درخواست آپ نے اپنے خصوصی خطاب میں نہایت پُر حکمت انداز میں جلسہ پیشوایان مذاہب کی غرض و غایت اور اس کے فوائد و اثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ انسانی اس امر پر گواہ ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کے نبی و اوتار رشی منی مبعوث ہوتے رہے ان سے [illegible] بد مخالفین ہوئیں مگر [illegible] ناکام و نامراد رہتے اور اللہ [illegible] ہر ملک علاقہ اور ہر زمانہ میں کامیاب و کامران رہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں حضرت کرشن حضرت رامچندر اور مہاتما بدھ وغیرہم کی اپنے اپنے زمانہ میں کس قدر شدید مخالفتیں ہوئیں مگر بالآخر اللہ تعالیٰ کے یہ برگزیدہ لوگ کامیاب ہوئے۔ اور ان کے مخالفین ناکام ہوئے۔ اسی طرح سید الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے پاکباز نبی جو مختلف اقوام میں مبعوث ہوتے رہے۔ ان سب کا آج بھی عزت و احترام سے کروڑوں آدمی نام لیتے ہیں۔ اور ان سب کے مخالفین کو ذلت و ناکامی کا سامنا کرنا پڑا (کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی) ان تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا عزت کا سلوک اور ان سب کے مخالفین کی ذلت و ناکامی اس کا زبردست ثبوت ہے کہ ایک زندہ خدا موجود ہے جو ہمیشہ سے اپنے برگزیدہ لوگوں کے لئے تائید و نصرت کے سامان پیدا کرتا چلا آ رہا ہے لہٰذا جماعت احمدیہ کا یہ پروگرام جو سرو دھرم سمیلن کی صورت میں منایا جاتا ہے۔ صلح امن و اتحاد اور اتفاق پیدا کرنے کے لئے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس خصوصی خطاب کے بعد لکھنؤ کے ایک مشہور مقرر جناب شاستری رام جی صاحب ساہتیہ دیا کرن آچاریہ نے حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر اپنے انداز نگاہ سے روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مسٹر اگسٹ انتھونی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح بیان فرمائی۔ لکھنؤ گوردوارہ کے گیانی جناب گوربچن سنگھ صاحب گورمت فلاسفر نے گورونانک جی کے سوانح حیات بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر جناب کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس کی تھی آپ نے انگریزی زبان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر دلنشین انداز میں تقریر کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعاتِ سیرت کو قرآن کریم اور احادیثِ نبوی کے پُر حکمت الفاظ کو تطبیق دے کر اسلام کی پُر حکمت اور پُرامن تعلیم بیان فرمائی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار نے انجام دیئے اس طرح کانفرنس کا پہلا اجلاس بخیر و خوبی نو بجے رات برخاست ہوا۔

دوسرا دن — دوسرا اجلاس

۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو زیر صدارت صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ۷ بجے شام اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل مبلغ سلسلہ نے کی عزیز ظہیر احمد صاحب امروہی نے "کلام محمود" سے نظم پڑھ کر سنائی۔

پہلی تقریر ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الہ دین کی "اسلام اور سائنس" کے موضوع پر تھی۔ آپ نے سائنس کی تدریجی ترقی کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی قرآن و حدیث کی راہنمائی میں ایمان افروز خدمات کا تذکرہ ایمان افروز انداز میں فرمایا۔ اور دورِ حاضرہ میں سائنس کی ترقی کو قرآن کریم کی پُرعظمت پیشگوئیوں سے تطبیق دیکر دلنشین انداز میں اجاگر کیا۔

دوسری تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر واقعاتِ سیرت کی روشنی میں پُراثر انداز میں اسلام کی پُرامن تعلیم بیان فرمائی۔

تیسری تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب ایم اے [illegible] لکچرر [illegible] الاسلام کالج قادیان نے انگریزی زبان میں "امن و امان اسلام" کے عنوان سے بیان فرمائی۔

چوتھی تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے عنوان سے بیان کی جس میں حضور علیہ السلام کے واقعاتِ سیرت کی روشنی میں اسلام کی صحیح تعلیم بیان کی گئی۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر مذہب کے پیرو کسی نہ کسی رنگ میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت تقاضا کرتی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے جس میں تمام انسان دینِ واحدہ کی طرف قدم بڑھائیں چنانچہ آج تمام مذاہب کی پیشگوئیاں موعودِ اقوامِ عالم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو کر اس تقاضا کو پورا کر رہی ہیں۔ پس جس کو آنا تھا وہ الٰہی نوشتوں کے مطابق قادیان کی مقدس سرزمین میں ٹھیک وقت پر آگیا ہے اور اسی مقدس مامور کے ذریعہ سے دنیا میں صلح اتحاد اور امن قائم ہو کر رہے گا پس مامورِ زمانہ نے ہی اس حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے کہ جو شخص قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع ہے وہ کبھی بھی حضرت کرشن، رام، بدھ، عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام کی بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا بلکہ ان سب کی قلبی عزت سے عزت کرتا ہے۔

کانفرنس کیلئے معززین کے پیغامات

اس کے بعد خاکسار نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو اس کانفرنس کے لئے عزت مآب، نائب صدر جمہوریہ ہند آنریبل وزیر دفاع اور جناب وزیر اعلیٰ اتر پردیش کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ جناب گورنر صاحب اتر پردیش کا خصوصی پیغام بھی سنایا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

گورنر اتر پردیش کا پیغام

عید الفطر سے قبل خاکسار اور مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب اور سیٹھ داؤد احمد صاحب پر مشتمل جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے جناب ڈاکٹر چنا ریڈی سے ملاقات کر کے قرآن کریم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جماعت احمدیہ کے پُر امن اصولوں سے متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ کانفرنس کے ضروری کوائف بھی بتائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے سے قبل جماعت احمدیہ کے پُر امن اصولوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اردو زبان میں اپنے اردو دستخطوں کے ساتھ جو اس موقع پر پیغام بھیجا اس کا متن درج ذیل ہے :-

راج بھون لکھنؤ
۲۴ ستمبر ۱۹۷۷ء

جناب فضل صاحب!
عید کے موقعہ پر آپ کا پُر خلوص تہنیت نامہ مع ایک تفصیلی خط موصول ہوا یاد آوری کے لئے شکریہ!
آپ نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں جو تاریخی مواد روانہ کیا ہے ان کو پڑھ کر خوشی ہوئی کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور ان کے جانشین ہمیشہ ہندوستان کے مختلف مذاہب کے اشتراک اور اتحاد پر زور دیتے رہے ہیں دنیا کے تمام مذاہب نے خدمت خلق کو اوّلیت بخشی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ احمدی جماعت کے ارکان نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونِ ملک میں بھی خدمتِ انسانی کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔
مجھے اُمید ہے کہ آئندہ بھی آپ کی جماعت باہمی اتحاد واتفاق نیز ملک کی یک جہتی کو مضبوط تر کرنے کے لئے کوشاں رہے گی۔ خدا کرے آپ کی سالانہ کانفرنس کامیاب وکامران ہو۔
نیک خواہشات کے ساتھ
مخلص
دستخط ایم چنا ریڈی"

شکریہ و دعا

ان مخلصانہ پیغامات کو سنانے کے ساتھ خاکسار نے مجلس استقبالیہ کی جانب سے ان سب سیاسی راہنماؤں کا شکریہ ادا کیا۔ جملہ مقررین حضرات وبزرگان اور دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے نمائندگان اور حکام شہر ہر وہ فرد جس نے اس کانفرنس میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون دیا شکریہ ادا کیا اور سب کے لئے دعا کی درخواست کی کہ سب کو اللہ تعالےٰ اپنے بے شمار روحانی وجسمانی فضلوں سے نوازے آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری یہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کے دیگر کوائف

جلسہ گاہ میں روشنی، لاؤڈ اسپیکر، قناتوں، کرسیوں وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔ خواتین نے برعایت پردہ جلسہ کی کاروائی سماعت فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار والہامات نیز ملفوظ بھی مختلف جگہوں پر آویزاں تھے ایک خوبصورت احمدیہ بک اسٹال بھی لگایا گیا جس کے انچارج مولوی بشارت احمد صاحب محمود فاضل تھے۔ کافی لٹریچر فروخت ہوا نشر واشاعت کا کام بھی بڑے اہتمام سے کیا گیا۔ اردو ہندی پوسٹر دیواروں پر چسپاں کئے گئے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ اور مرکز سے ڈیڑھ صد لکھنؤ نواسیوں کو چند ماہ قبل احمدیہ لٹریچر بھجوایا گیا۔ لکھنؤ کے ہندی انگریزی اردو اخبارات نے کانفرنس سے قبل ہمارے بیان بڑی تفصیل سے شائع کئے ۲ اکتوبر کے پروگرام کو ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندگان نے ریکارڈ کر کے نشر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ معاونین کو جزائے خیر دے۔ لکھنؤ کے مقامی احباب بالخصوص خدام نے تندہی سے مہمان نوازی اور کانفرنس کے ضروری امور سرانجام دیئے ۲ اکتوبر سے صوبہ کی دوسری جماعتوں کے خدام بھی پہنچ گئے۔ اور حسب استعداد اور حسب خلوص سب نے تعاون فرمایا۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ اتر پردیش بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ایک پُر عظمت اجتماعی فریضہ سے سبکدوش ہوئی اور یہ سب کچھ خلافت کی برکات اور حضور انور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ متعدد بار حضور انور کی خدمت میں دُعاؤں کے لئے لکھا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے تمام معاونین کو جزائے خیر دے۔ اور اس دینی کانفرنس کے خوشکن نتائج ظاہر فرمائے آمین :

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے۔

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ارسال کریں تاکہ آئندہ آپکے نام بدر جاری رہ سکے۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسماء خریداران	خریداری نمبر	اسماء خریداران
۱۰۱۰	مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۸۵۴	مکرم شرف الدین صاحب
۱۰۳۵	” قریشی محمد یوسف صاحب	۲۸۶۰	” ایس۔ پی سنگھ صاحب کھرانا
۱۰۶۶	” چوہدری مبارک احمد صاحب	۲۸۶۳	Aziz Auto Local tents
۱۱۸۵	” سرور خان صاحب	۲۸۶۶	مکرم محمد یعقوب صاحب
۱۱۹۴	” محمد اسماعیل صاحب	۲۸۹۷	اسٹار بیڑی فیکٹری
۱۲۲۴	” خواجہ عبد السلام صاحب	۱۰۰۶	مکرم ایم اے ضیاء الدین صاحب
۱۲۲۶	” میر احمد اشرف صاحب	۱۰۰۷	” ایم محمد شمس الدین صاحب
۱۴۳۵	” شریف احمد صاحب	۱۰۲۶	” فاروق احمد صاحب
۱۵۸۴	” احمد عبد العزیز صاحب	۱۰۷۷	” گل محمد صاحب
۱۶۰۸	S.Z.M. AHMAD صاحب	۱۱۲۶	مکرمہ برکت بی صاحبہ
۱۶۱۰ F	مکرم عبد السلام صاحب انگلینڈ	۱۱۳۱	مکرم ایس بی احمد صاحب
۱۶۱۸ F	” عبد السلام صاحب امینی	۱۱۵۴ F	” [illegible]
۱۶۱۶	” شیخ محمد احمد صاحب	۱۱۹۱	” سید عزیز الدین صاحب
۱۶۵۴	” سید سعادت حسین صاحب ہاشمی	۱۲۰۰	” منور احمد خان صاحب
۱۶۵۵	” محمد عارف الدین صاحب	۱۲۵۴	” شیخ علی احمد صاحب شیلر
۱۶۵۶	Organised Library Ar..ld	۱۲۸۹	” رحمت اللہ شیخ صاحب
۱۶۶۴	مکرم عبد الرشید خان صاحب	۱۳۰۴	” جمال احمد صاحب
۱۶۶۵	” اشرف علی صاحب	۱۳۲۵	” ایم اے محمد اشرف صاحب
۱۶۸۳	” ادریس الحق صاحب	۱۴۴۳	” ضیاء العارفین صاحب
۱۶۸۴	” عبد القیوم صاحب	۱۴۹۱	” انیس الرحمٰن خان صاحب
۱۷۳۶	” حمید الدین صاحب	۱۵۰۷	” شیخ آدم صاحب
۱۸۵۵	محترمہ سارہ بی صاحبہ	۱۵۲۲	” حفیظ خان صاحب
۱۸۶۲	” ایم خاتون صاحبہ	۱۵۲۵	” کے سی محمد صاحب
۱۸۶۷	S.H. Ahmad صاحب	۱۶۷۵	احمدیہ مسلم مشن
۱۸۶۹	مکرم عبد الباری صاحب	۱۶۹۰	مکرم حاجی الحسام الدین صاحب
۱۸۹۷	” محمد امام صاحب غوری	۱۶۹۳	” مولوی بشیر الدین عبید اللہ صاحب
۱۹۶۰	” ماسٹر محمد شمس الدین صاحب	۱۷۱۰	” محمد ابراہیم صاحب
۱۹۶۱	” سید حفیظ احمد صاحب بی ایس سی	۱۷۱۵	Library - College Itawa
۲۰۰۶	” محمد احسن صاحب	۱۷۶۵	مکرم شوکت علی صاحب مدراس
۲۰۸۲	” مولوی سید اعجاز احمد صاحب	۱۷۷۶	” ایچ سعید احمد صاحب
۲۱۰۱	” دلاور محمد صاحب	۱۷۹۸ F	” ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
۲۱۹۲	” نظام الدین صاحب	۱۸۰۰	” سردار بلونت سنگھ صاحب
۲۱۹۷	” ماسٹر مشرق علی صاحب	۱۸۵۴ F	” ایم اے صاحب بھٹی
۲۱۹۸	” گوردیال سنگھ صاحب	۱۸۸۴	” فیض احمد صاحب
۲۲۰۴	” دل محمد صاحب ڈار ایم اے	۱۹۰۴	” میر عبد الرشید صاحب
۲۲۱۱	” سید نور الحسن صاحب	۱۹۱۱	” علی محمد صاحب الہ دین ایم اے
۲۲۷۳	” ایم ایچ گھوڑ سوار صاحب	۱۹۷۳	” ایم اے حلیم صاحب
۲۴۹۲	” جہانگیر علی صاحب	۱۹۸۳	” عطاء الرحمٰن صاحب
۲۵۷۹	مس طاہرہ شاہین صاحبہ	۲۰۱۴	Janta Library Patiala
۲۵۹۹	مکرم مجیب احمد خان صاحب	۲۰۲۷	مکرم غلام یٰسین صاحب
۲۸۰۰	M.R.S. SHEERIN BASIT	۲۰۵۵	S.Z. Ahmad صاحب
۲۸۱۴ F	ای۔ ایم۔ ارشد صاحب	۲۱۴۵	مکرم نثار احمد صاحب
۲۸۴۹	Moulana Azad Library	۲۱۷۱ F	” خلیفہ عبد الوکیل صاحب
۲۸۵۱	مکرم عبید اللہ صاحب احمدی	۲۲۰۴	” دلی محمد صاحب ڈار
۲۲۱۴	مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب	۲۲۹۸	مکرم ڈاکٹر اے لطیف صاحب

کیا اِسلامی دعوت کے حق میں معجزانی تائید کا وعدۂ الٰہی اب باقی نہیں رہا؟

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

خلافتِ راشدہ کا (تیس سالہ) زمانہ گزر جانے کے بعد امتِ محمدیہ پر ایک لمبا دور ظالم وجابر ملوکیت کا چلے گا جس کے اختتام پر پھر سے خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس پُر فتن دَور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مجدّدین کے ذریعہ اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کے سامان کرتی رہے گی۔ چنانچہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیاں اس بات پر شاہد ہیں کہ یکے بعد دیگرے مجدّدین کی بعثت ہوتی رہی۔ ان بزرگان کی بعثت بجائے خود وہ عظیم معجزاتی تائید تھی جو اسلامی دعوت کے حق میں ظاہر ہوتی رہی۔ اسی تائید نے منکرینِ اسلام کے لئے اِس امر کا ثبوت بہم پہنچایا کہ اسلام زندہ اور باخُدا دین ہے۔ اب اس واقعاتی صریح شہادت کی موجودگی میں یہ بات کیسے باور کرلی جائے کہ "اسلامی دعوت کی ذمّہ داری تو بدستور اپنی پُوری شدّت کے ساتھ باقی ہے مگر دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وعدہ باقی نہیں رہا"—!!

۷۔ ساتویں نمبر پر اسلامی دعوت کے حق میں معجزاتی تائید کا وہ حتمی وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے آخری زمانہ میں اسلام کے دورِ تنزّل کے وقت اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے رنگ میں پورا کرنے کے لئے دے رکھا ہے۔ اور احادیثِ مقدسہ سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق ایسے وقت میں امام مہدی ومسیح موعود کا ظہور ونزول ہوگا۔ اور اس مقدس وجود کے ذریعہ اسلام کو پھر سے سر بلندی اور رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا۔ یہ عظیم رُوحانی انقلاب بہت بڑا اعجازِ محمّدی ہی تو ہے۔ کیونکہ حضورؐ ہی کی قوتِ قدسیّہ سے اور حضورؐ ہی کی رُوحانی فیض رسانی کی برکت سے آپؐ ہی کے ایک اُمّتی کو یہ منصب عطا ہونا بتایا گیا ہے۔ جو بگڑی اُمّت کے دِلوں کو پھر سے نورِ ایمان سے منوّر کردے گا۔ چنانچہ دُنیا نے دیکھا کہ انہی خدائی وعدوں کے مطابق قادیان کی بستی سے امام مہدی اور مسیح موعود ٹھیک وقت پر مبعوث ہوئے۔ آپؑ کے ذریعہ ایسی جماعت تیار ہوئی جو اسلام کے صدرِ اوّل کے مسلمانوں کی یاد تازہ کردیتی ہے۔ اور آج خدمت واشاعتِ دین کی جو مُہم عالمگیر بنیادوں پر اس برگزیدہ جماعت کی طرف سے سرانجام دی جارہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

فی زمانہ امام مہدی کی بعثت کے بعد آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کے تازہ بتازہ عظیم الشان معجزات کا ایک جدید باب کھُلتا ہے۔ اور معجزات کا شاخ در شاخ ایک سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔ جو ایک الگ دفتر کا متقاضی ہے۔ اس کا بھی کسی قدر تفصیلی ذکر ہم آئندہ اشاعت میں کرینگے انشاء اللہ۔ وباللہ التوفیق ٭

پروگرام دَورہ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان جماعت ہائے کشمیر

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان سے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۷۷ء کو کشمیر کی چند جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اور جماعتوں کے دورہ کے بعد نئی تعمیر شُدہ مسجد احمدیہ سری نگر کی ۵ نومبر کی افتتاحی تقریب میں اور ۵-۶ نومبر کو آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ جن جماعتوں کا دورہ کریں گے، اُن کا پروگرام حسبِ ذیل ہے۔

پروگرام

۲۶-۱۰-۷۷	قادیان سے روانگی۔ رات کو جموں میں قیام۔
۲۷-۱۰-۷۷	جموں سے سرینگر کے لئے روانگی (شام کو کھنہ بل یا ناصر آباد میں قیام)
۲۸-۱۰-۷۷	قیام ناصر آباد۔ شورت
۲۹-۱۰-۷۷	روانگی از ناصر آباد برائے یاڑی پورہ۔
۳۰-۱۰-۷۷	قیام یاڑی پورہ۔ چک ایمرچھ۔
۳۱-۱۰-۷۷	رسیدگی آسنور۔ قیام آسنور۔ کوریل۔
۱-۱۱-۷۷	قیام آسنور۔ کوریل۔
۲-۱۱-۷۷	روانگی برائے سری نگر۔
۳-۱۱-۷۷ تا ۷-۱۱-۷۷	قیام سری نگر۔
۸-۱۱-۷۷	روانگی برائے قادیان۔

نائب ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچّی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت پیدا ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بُخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق دے۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان۔

تعمیر مساجد اندرون ہند

آپ کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت ہے

ہندوستان کی بعض احمدیہ جماعتیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے خرچ پر مساجد تعمیر نہیں کرسکتیں وہ مرکز سے مدد چاہتی ہیں اور مرکز آپ سے مدد چاہتا ہے۔ ایسے احبابِ کرام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی فراخی بخشی ہے وہ اِس کارِ ثواب میں حصّہ لیں۔

حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے حصُول کی خاطر مسجد تعمیر کرواتا ہے، اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنّت میں گھر بناتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اِس بشارت کے مورد بنیں ٭

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیڈیز سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل
زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
Autowings
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE :- 76360.

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام!

حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کے روز قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمّہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت مقامی قادیان کے درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) بیرونی ممالک سے بعض مخلص احبابِ جماعت نے امسال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرماویں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوا دیں۔

خاکسار:- مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

عید فنڈ عید الاضحیہ!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

۱۔ مکرم محمد اقبال صاحب چارکوٹ نے احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں ایک سو روپیہ سالانہ ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ اُن کی سروس کے مستقل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی صحت کمزور ہے۔ اکثر بیمار رہتا ہوں۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شریف احمد سیکرٹری مال چارکوٹ

۲۔ ہمارے انسپکٹرانِ بیت المال اپنے اپنے حلقوں میں دورہ پر ہیں، اُن کے دوروں کی کامیابی اور اُن کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے (بقیہ صفحہ ۱۰)

نمبر خریداری	نام خریدار
۲۴۳۴	مکرم منصور خان صاحب
۲۵۱۴	" عبد الجبار صاحب انڈمان
۲۵۲۴	" محمد شمس الحق صاحب۔
۲۵۸۶	" چوہدری عبد الحفیظ صاحب
۲۶۶۴ F	" طاہر مرزا صاحب۔
۲۶۸۳	" مبارک احمد صاحب۔
۲۶۹۹	" سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب۔

نمبر خریداری	نام خریدار
۲۸۴۹	مکرم ZAFAR A. G. I.
۲۸۶۹	" جمیل احمد صاحب۔
۲۸۷۴	" فخر الدین صاحب۔
۲۸۸۳	" مظاہر احمد صاحب بانی۔
۲۸۸۵	" حمید اللہ خان صاحب۔
۲۸۸۶	" شری پال جین صاحب
۲۸۹۳	" ڈاکٹر محمد احمد صاحب

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

منعقدہ ۵، ۶ نومبر ۷۷ء بروز ہفتہ و اتوار بمقام سرینگر

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد مندرجہ تاریخوں پر سرینگر میں ہوگا۔ کانفرنس کیلئے صوبائی نمائیندگان نے مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ احباب اُن کے ساتھ تعاون کریں۔ واضح رہے کہ اس موقعہ پر نئی مسجد کا افتتاح بھی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سب احباب کے ساتھ ہو۔

خاکسار:- غلام نبی نیاز مبلغ سری نگر

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۳۵۷ ہش (۱۹۷۸ء)

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سالِ آئندہ ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۹۷۸ء کا کیلنڈر ۲۰ x ۳۰ کے سائز میں نہایت عمدہ، دیدہ زیب اور مختلف جاذبِ نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:-

۱۔ کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔

۲۔ کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔

۳۔ کیلنڈر کے وسط میں جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں۔

۴۔ تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں۔ ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں۔ تمام علاقوں کی سہولت کے لئے تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں۔

۵۔ تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔

۶۔ سال ۱۹۷۸ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے۔ جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں اور سرکاری تعطیلات سُرخ رنگ میں ہیں۔

۷۔ کیلنڈر کے اوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے۔

۸۔ کیلنڈر کلکتہ میں زیرِ طبع ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر کے ابتدا میں قادیان پہنچ جائے گا۔ جو جماعتیں یا مشن بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کے خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بک کروائیں۔ زیادہ کیلنڈر منگوانے میں ڈاک خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔

۹۔ کیلنڈر کی قیمت دو روپیہ (Rs. 2/-) ہے۔ محصول ڈاک اور رجسٹری کا خرچ علیحدہ ہوگا۔ چونکہ کیلنڈر کی قیمت لاگت کے مطابق رکھی گئی ہے جو تبلیغ و اشاعت کے پیشِ نظر ہے کوئی منافع لینا مقصود نہیں۔ اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دی جائے گی۔

۱۰۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب جلسہ کے موقع پر ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے (مینیجر بدر)